کتاب الحدود

لغوی: منع ہے (حد اور تعزیر کا فرق)

اسی وجہ سے دربار کو حداد کہتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کو داخل ہونے سے منع کرتا ہے یہ چیز دو چیزوں کے درمیان روک ہو اور حجاب ہو اسی کو بھی حد کہتے ہیں مجرم کی سزا کو بھی اس لئے حد کہتے ہیں کہ وہ اسکو دوبارہ ارتکاب سے روکتی ہے فقہاء کی اصطلاح میں جو سزا شارع کی طرف سے مقرر ہو اسکو حد کہتے ہیں اسی سزا میں زیادتی ہوسکتی ہے. نہ کمی

یہ سات جرموں کی سزائیں ہیں

1) قتل 2) چوری 3) ڈاکہ 4) زنا 5) قذف (تہمت)

6) شراب نوشی 7) ارتداد

اس کے علاوہ باقی جرائم کی سزائیں قاضی اور حاکم کی صوابدید پر چھوڑ دی ہیں قاضی اپنی صوابدید سے جو سزا تجویز کرتا ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں

سرقہ کا لغوی معنی!

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں اہل عرب چور اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی محفوظ جگہ میں چھپ کر جائے اور مال غیر لے کر چلا جائے اگر وہ چھپ کر لینے کے بجائے ظاہرا لے تو وہ لٹیرا اور اگر زبردستی چھینے تو غاصب ہے۔

سرقہ کا اصطلاحی معنی؟

علامہ ابن ہمام حنفی سرقہ کا شرعی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ عاقل بالغ کسی ایسی محفوظ جگہ سے کسی کے دس درہم (یا اس سے زائد) یا اس مالیت کی چیز چھپ کر بغیر کسی شبہ اور تاویل کے اٹھالے جس جگہ کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہو درآں حالیکہ وہ چیز بسرعت خراب ہونے والی نہ ہو

کن چوریوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جاتے۔

(۱) جو چیز جلد خراب ہوتی ہے دودھ گوشت تازہ پھل
(۲) جو پھل درخت پر ہوں یا اندر کھیت میں ہو
(۳) مٹی کی دیگچی
(۴) مالِ وقف کی چوری
(۵) شکاری جانور مہندی، گھاس، پانی، خمر، خنزیر
ان کے چرانے پر حد سرقہ نہیں

نصاب سرقہ میں مذاہب فقہاء!

علامہ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں
تمام فقہاء کرام کے نزدیک نصاب سے کم چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

حسن بصری داؤد ظاہری امام شافعی کے نواسے کا قول ہے کہ قلیل چیز کی چوری ہو یا کثیر کی چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ قرآن مجید میں مطلقاً ارشاد ہے

السارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت فرماتے وہ رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ بیضۃ چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے

علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صرف چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس پر صحابہ کا اجماع ہے اور اجماع کی وجہ سے آیت کے عموم میں تخصیص کی جائے گی ~~جس کی قیمت~~ اور جو کہا ہے کہ اس رسی پر ہاتھ کاٹا جائے جس کی مالیت ربع دینار (تین درہم کی رسی) اور بیضۃ سے مراد مرغی کا انڈا نہ ہو بلکہ لوہے کا بیضۃ یعنی خود مراد ہے

امام اعظم اور ان کے اصحاب کا قول:

ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں
ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈھال کے عوض ایک آدمی کا ہاتھ
کاٹ دیا اس کی قیمت ایک دینار تھی، یا دس درہم تھی

حرز: محفوظ مقام

حرز کی دو قسمیں ہیں ایک وہ قسم ہے جو اپنی وضع کے
اعتبار سے حرز ہے، دوسری قسم وہ ہے جو حفاظت کرنے
والے کے اعتبار سے حرز ہو دوسری
پہلی قسم جیسے مکان، حویلی، دوکان، خیمہ
دوسری قسم جیسے کوئی شخص مسجد صحراء میں ہو اور اسکے
پاس اسکا مال ہو اور وہ محافظ ہو

متعدد چوریوں میں چور کے ہاتھ اور پیر کاٹنے کی تفصیل

علامہ ابو الحسن مرغینانی حنفی لکھتے ہیں *
(کلائی کا جوڑ) سے کاٹ کر اس کو (گرم تیل) داغ دیا جائے گا۔
چور کا دایاں ہاتھ پہنچے
ہاتھ کاٹنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہاتھ کاٹنے کا ذکر ہے۔
دائیں ہاتھ کی تخصیص حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قراءت
کی وجہ سے ہے (فاقطعوا ایمانهما) اور پہنچے سے ہاتھ کاٹنے
کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھ تو بغل تک ہے اور پہنچے کا ہاتھ ہونا یقینی ہے

اگر اس کے ہاتھ کو داغا نہ جائے تو وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔

اور حد زجر کے لئے ہے ہلاکت کے لئے نہیں
اگر چور دوبارہ چوری کرے تو بایاں پیر کاٹ دیا
جائے گا تیسری بار تو اسکا ہاتھ یا پیر نہیں کاٹا جائے گا بلکہ اس کو
قید کیا جائے گا۔ حتی کہ تائب ہو۔

امام شافعی :-

امام شافعی نے فرمایا تیسری بار چوری کرے تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے چوتھی بار کرے تو اسکا دایاں پیر کاٹ دیا جائے

2 باب قطع السارق الشریف وغیرہ والنھی عن الشفاعۃ فی الحدود

معزز ہو یا غیر معزز چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اور حدود میں سفارش کی ممانعت۔

چوری کرنے والی خاتون کی تحقیق :

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں :

اس عورت کا پورا نام اس طرح ہے فاطمہ بنت اسود بن عبد الاسد بن عمر بن مخزوم یہ ایک جلیل القدر صحابی ابو سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ کی بھتیجی تھیں جو حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے سابقہ شوہر تھے

چرائی جانے والی چیز کی تحقیق :-

اس مراجع نے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی

اور حبیب بن ابی ثابت کی مرسل روایت میں ہے کہ اس نے زیور چوری کیے تھے،

ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ وہ زیور چادر میں تھے

حدِّ خمر

خمر کی لغوی معنی :-

ڈھانپنا چھپانا پوشیدہ

ہر وہ چیز جو دوسری کو چھپا دے اور مخفی کرے اسے خمار کہتے ہیں

اصطلاحِ شریعت : اصطلاحِ شرع میں ہر نشے والی مسکر (نشہ دینے والی) عقل کو ڈھانپنے والی چیز کو خمر کہتے ہیں چاہے وہ انگور سے لی جائے یا کشمش سے یا کھجور سے

حرمتِ خمر میں مذاہب!

امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ہر نشہ آور چیز خمر ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خمر (انگور کا کچا شیرہ جس میں سڑنے کی وجہ سے جھاگ پیدا ہوگئے حرام قطعی ہے اور باقی نشہ آور مشروب حرام ظنی ہے

خمر کا ایک قطرہ بھی حرام ہے باقی نشہ آور مشروب جس مقدار میں نشہ آور ہوں حرام ہیں

شراب کی حد میں مذاہب فقہاء!

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں :-

شراب کی حد میں امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک روایت یہ ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہے

امام ابو حنیفہ ، امام مالک ثوری کا بھی یہی نظریہ ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ شراب کی حد چالیس کوڑے ہیں اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے

دلیل امام اعظم :- حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر اسی کوڑے مارے

چالیس اور اسی کوڑوں کی روایات میں تطبیق!

در حقیقت ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی کوئی واضح حد مقرر نہیں فرمائی تھی اور شراب پینے والوں کو ادھموں جوتوں درخت کی شاخوں اور کپڑوں سے مارتے تھے اور کوئی عدد مقرر نہ تھا

بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کوڑے مقرر فرمائی

بسا اوقات دو جوتے چالیس بار مارے جاتے۔

بسا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دو جوتوں کو چالیس بار مار کر اسی کا عدد پورا کرتے تھے۔

صحابہ کرام پر شراب نوشی کی حد یہ کوڑے کا عدد مشتبہ تھا آیا چالیس کوڑے تھے یا اسی کوڑے کیوں دو جوتوں کو چالیس بار مارا جاتا تھا اگر اکٹھا لحاظ کیا جائے تو 40، اور الگ الگ لحاظ جائے تو 80۔

چوتھی بار شراب پینے کی تحقیق!

علامہ یحیی بن شرف نووی شافعی لکھتے ہیں۔

فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ شراب پینے پر قتل نہیں کیا جائے گا خواہ اس نے متعدد بار پی ہو

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اسی وجہ سے چوتھی بار پینے پر قتل کرنے کو جائز قرار دیا ہے یہ قول باطل ہے صحابہ کرام فقہاء کے اجماع کے خلاف ہے۔

علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی لکھتے ہیں!

قتل کا حکم منسوخ کوڑے لگانا مشروع ہے

بارک اللہ
اللہ عزوجل آپ کی [illegible]

قدر اسوط التعزیر

علامہ یحییٰ بن یحییٰ نووی شافعی لکھتے ہیں تعزیر میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ آیا تعزیر میں جس کوڑوں پر زیادتی جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد بن حنبل اشہب مالکی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول یہ ہے کہ دس کوڑوں سے زیادہ تعزیر لگانا جائز نہیں

جمہور صحابہ تابعین اور بعد کے مجتہدین کا یہ نظریہ ہے کہ دس کوڑوں تک تعزیر ہو سکتی ہے۔

امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ تعزیر چالیس کوڑوں سے کم ہونی چاہیے۔

امام مالک و یوسف سے روایت ہے کہ پچھتر کوڑوں تک تعزیر ہو سکتی ہے۔

جانور کے لئے ہوئے نقصان میں فقہاء کا اختلاف؟

عند شوافع: علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی لکھتے ہیں جب جانور کے ساتھ ہانکنے والا یا چلانے والا سوار ہو اور جانور نقصان کر دے تو نقصان کا تاوان اس شخص پر واجب ہے اگر اس شخص اپنا جانور ہو یا عاریتاً لیا ہو یا کرائے پر

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر (دن کے وقت) جانور کو چلانے والا نہ ہو اور جانور نقصان کر دے تو کسی پر تاوان نہیں اس کے ساتھ چلانے والا ہو تو تاوان چلانے والے پر ہے جمہور کے نزدیک

حنابلہ کے نزدیک،
علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں اگر کوئی جانور پر سوار ہو اور وہ راستے میں پیشاب کر دے اس میں پھسل کر کوئی مر جائے تو اس شخص پر تاوان ہے۔ اس میں قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر سیدھی طرح سے نقصان ہو ہے مثلاً اگر جانور پچھلے پاؤں سے کسی کو مار دے تو اسکا تاوان چلانے والے شخص پر نہیں کہ یہ اسکے روکنے پر قادر نہ تھا اگر منہ سے مار دے تو تاوان اس شخص پر ہے کیونکہ اب اسکے سامنے تھا اور یہ روکنے پر قادر تھا

فقہاء مالکیہ: علامہ ابو عبداللہ مالکی لکھتے ہیں جب کسی شخص کی سواری رات یا دن میں نقصان کر دے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں تاوان ہے بعض کہتے ہیں مطلقاً تاوان نہیں امام مالک کے مشہور مذہب کے نزدیک دن میں نقصان کرے تو اسکا تاوان ہے رات میں نقصان کرے تو مطلقاً تاوان نہیں

عند احناف: علامہ علاؤالدین حنفی لکھتے ہیں عام راستے سے گزرنا مباح ہے بشرطیکہ اس پر پڑی نقصان دہ چیز سے احتراز کیا جائے کسی عام راستے پر اگر سواری کسی چیز کو روندے یا چبالے تو اس سواری کا مالک ضامن نہ ہوگا ہاں اگر وہ مالک اس پر سوار تھا پھر سواری نے کسی کو روند کر مار دیا تو اس کا تاوان مالک پر ہوگا کیونکہ اس نقصان میں اس مالک کا بوجھ بھی شامل ہے

کنویں اور کان کا حکم: یہ معدنیات ہیں ان کے نقصان کا کوئی تاوان نہیں ہے۔

"رکاز" سے دفینہ مراد ہے یا معدن؟
عند شوافع:
رکاز سے مراد "دفینہ جاہلیت" ہے
عند احناف:
ہمارے نزدیک رکاز سے مراد معدن ہے